

ماہ رمضان میں مسلمان کی موجودہ اور مطلوبہ حالت میں موازنہ

ماہ رمضان میں مسلمان کی موجودہ اور مطلوبہ حالت میں موازنہ

موجودہ دور میں مسلمانوں کے حالات کا مشاہدہ کرنے والا اس بات کو بخوبی محسوس کرے گا کہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی حقیقتاً حالت یہ ہے کہ وہ اسلامی طرز زندگی کے مخالف ہیں، مندرجہ ذیل سطور میں ہم رمضان المبارک میں بہت سے مسلمانوں کی واقعی اور حقیقت حال پر زندگی کی چند ایک صورتیں پیش کریں گے:

1- بہت سے مسلمانوں میں عبادت ایک عادت کی شکل اختیار کر چکی ہے، لہذا وہ نماز کی ادائیگی عادتاً کرتا ہے اور روزہ رکھتا ہے تو اس لیے کہ اس کے ارد گرد معاشرے میں سب نے روزہ رکھا ہوا ہے، یہ شخص روزہ ایمان اور اجر و ثواب حاصل کرنے کے لیے نہیں رکھتا بلکہ عادتاً رکھ رہا ہے:

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

(جس نے بھی ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے روزہ رکھا اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں) صحیح بخاری (2014) صحیح مسلم (760).

2- ماہ رمضان اطاعت و فرمانبرداری اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے اور آگے نکلنے کا مہینہ ہے، لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس وقت انواع و اقسام کے کھانے پینے اور سیر و سیاحت میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے اور سبقت لے جانے میں لگے ہوئے ہیں.

اس لیے آپ رمضان المبارک بلکہ رمضان المبارک سے قبل ہی لوگوں کو بازاروں اور مختلف مارکیٹوں میں رمضان المبارک کی ضروریات کی اشیاء کی خریداری کے لیے جوق درجوق جاتے ہوئے دیکھیں گے، یہ لوگ کھانے پینے اور مواد غذائی کی مارکیٹ کا رخ کر رہے ہیں، تو کچھ لوگ ہوٹلوں کا رخ کرتے ہیں، بلکہ آپ انہیں قطاروں اور لائنوں میں لگ کر اپنی باری کا انتظار کرتے ہوئے دیکھیں گے! اور کچھ دوسرے لوگ برتنوں کی دوکانوں کا رخ کرتے ہیں، اور کچھ کا رخ سٹیلائٹ چینلوں کا کنکیشن حاصل کرنے کے لیے فضائی چینلوں کی کمپنی کے دفاتر کی طرف ہوتا ہے.

بلکہ حالت یہ ہوتی ہے کہ ان جگہوں پر ٹریفک کا رخ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ ٹریفک جام ہو جاتی ہے اور مجبوراً ٹریفک پولیس میں اضافہ کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ ان جگہوں پر بے ہنگم ٹریفک اور بد نظمی کو کنٹرول کر سکیں.

پھر جب آپ گھروں میں آئیں تو وہاں عورتوں پورا دن اور رات طرح طرح کی انواع و اقسام کے کھانے تیار کرنے میں منہمک پائیں گے، اور عورتیں کھانا تیار کرنے اور مختلف ڈشیں تیار کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتی ہیں.

3- بہت سے مسلمان اپنا وقت ایسے کاموں میں ضائع کرتے ہیں جن کا نہ تو انہیں دنیا میں فائدہ ہوتا ہے اور نہ ہی آخرت میں، بلکہ ہوسکتا ہے کہ وہ حرام کاموں میں ہی منہمک رہے.

اس کی چند ایک مثالیں یہ ہیں:

بہت سے لوگ فضائی چینلوں کے آگے بیٹھ کر رات بسر کرتے ہیں تاکہ وہ زہر اور گندے پروگراموں کا مشاہدہ کریں جو یہ شیطانی اس ماہ مبارک میں نشر کرتے ہیں، لہذا وہ پروگرام ایک ڈرامہ جس میں حرام اور فحش تصاویر اور غلط قسم کے افکار ہوتے ہیں سے لیکر گانے بجانے اور کھیل مقابلے اور رمضان کی حرمت کو پامال کرنے والے غلط قسم کے پروگرام دیکھتا رہتا ہے.

اس طرح اس کی نماز تراویح بھی رہ جاتی ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی رہ جاتی ہے اور اس کے علاوہ اس ماہ مبارک میں باقی اعمال صالحہ کرنے سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، بلکہ ایسی رات جو ایک ہزار ماہ سے بہتر ہے جسے لیلة القدر کہا جاتا ہے وہ بھی رہ جاتی ہے، وانے حسرت۔

بلکہ بعض لوگ تو اللہ تعالیٰ کے وجہ امور کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ایسے افعال کے ارتکاب سے روزہ کی حرمت مجروح ہوتی اور اس کے اجر و ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

اور کچھ مسلمان ایسے بھی ہیں جو فٹ بال میچ منع کرتے ہیں یا پھر تاش وغیرہ کھیلنے کے لیے جگہیں تیار کرتے ہیں تاکہ اس میں وقت ضائع کریں، آپ دیکھیں گے کہ وہ افطاری سے لیجر سحری تک کھیلتے رہتے ہیں، اور بعض اوقات تو معاملہ اس سے بھی بڑھ کر نماز فجر کے بعد تک جا پہنچتا ہے، پھر اس کے بعد سو جاتے ہیں اور ان میں سے بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو نمازوں کے اوقات میں نماز ادا کرتے ہیں، لیکن یہ کہ یہ لوگ اپنا وقت قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر و اذکار اور مساجد میں رہ کر گزاریں، یہ بات ان کے ذہن میں کبھی آئی ہی نہیں، لاجل و لا قوۃ الا باللہ

اور ان میں کچھ ایسے مسلمان بھی ہیں جو اپنے ان اوقات کو جو اگر فروخت ہوتا ہو تو عقلمند لوگ سونے اور چاندی سے بھی زیادہ قیمت دے کر خرید لیں لیکن یہ لوگ اسے بازاروں میں گھوم کر گرا دیتے ہیں، بلکہ ان میں سے تو بعض ہو سکتا ہے سب سے مرتبہ اور شرف والے اوقات ماہ رمضان اور پھر مقام و مرتبہ کی جگہ بلد حرام مکہ مکرمہ میں ہوں تو آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ بازاروں میں حرام کو دیکھنا اور حرام بات چیت اور ناجائز تعلقات جیسا فعل سرانجام دینے کے لیے حیران پھرتے ہیں جس سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

جو بھی ظلم کے ساتھ وہاں الحاد کا ارادہ کرے ہم اسے الناک مذاہب چکھائیں گے الحج (25)

4- عبادت میں عدم لذت :

ہم بہت سے لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ ان پر عبادت کی بجا آوری بوجھ اور ثقیل ہوتی ہے اور وہ اس سے راحت حاصل کرنا چاہتے ہیں نہ کہ انہیں عبادت کے ساتھ راحت ملتی ہے اور انہیں عبادت کرنے میں کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی۔

عبدالواحد بن زید بہت زیادہ روتے اور یہ کہتے : موت نے نمازیوں اور نماز میں لذت کے حصول اور روزے داروں اور روزے کی لذت کے حصول میں جدائی ڈال دی ہے۔

دیکھیں : مختصر قیام اللیل لابن نصر (106)۔

حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ روزے دار کو دو فرحتیں اور خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، لیکن انہیں روزہ اور روزے کی مشقت اٹھانے کو ساقط کر کے یعنی روزہ نہ رکھ کر خوشی و فرحت ملتی ہے اور انہیں روزہ میں کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی۔

اس کا سبب وہ گناہ اور معصیت ہے جس نے ان کے دلوں کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، لاجل و لا قوۃ الا باللہ۔

وصیب بن ورد رحمہ اللہ تعالیٰ سے کسی نے سوال کیا کہ : کیا معصیت اور گناہ کرنے والا شخص ایمان کی مٹاس اور ذائقہ پاتا ہے ؟

توان کا جواب تھا :

نہیں، اور نہ ہی وہ شخص ایمان کی لذت اور ذائقہ پاتا ہے جو کسی برائی اور معصیت کا ارادہ ہی کرے۔

اور ذوالنون کا قول ہے: جس طرح بیماری کی حالت میں کھانے کی لذت نہیں پاتا اسی طرح دل بھی گناہوں کے ساتھ عبادت کی لذت نہیں پاتا۔ دیکھیں فتح الباری ابن رجب (50/1)۔

5- ماہ رمضان کے روزے اس لیے فرض کیے گئے ہیں کہ کھانے اور پینے کی اشیاء میں کمی کی جائے کیونکہ ایسا کرنے میں بہت سے حسی اور معنوی فوائد پائے جاتے ہیں، لیکن بہت سے لوگوں کی حالت اس کے برعکس ہے، آپ دیکھیں گے کہ وہ اس ماہ مبارک میں کھانے پینے کی اشیاء میں اسراف سے کام لیتے ہیں، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

اور تم کھاؤ پیو اور اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا الا عراف (31)۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور سب مسلمانوں کو وہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جن سے راضی ہوتا ہے، اور ہمیں ہمارے نفسوں کے شر اور ہمیں برے اعمال سے محفوظ رکھے، اور ہم پر احسان کرتے ہوئے سب گناہوں سے سچی اور خالص توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین، آمین۔